اہل سنت دیوبند

جمع بین الصلاتین

دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا کرنا

Website:
DifaAhleSunnat.com

82912

جمع بین الصلوٰتین

دو زوں کوا ی وقت میں جمع کرن جائ ہے ی نہیں؟اس مختصر رسالہ میں آپ ﷺ کی صحیح احادی ث اور حضرات صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم کے آ ث ر سے واضح کیا ی ہے کہ: جمع بین الصلوتین کی روای ت جمع صوری پ محمول کی جا تو ہی تمام روای ت میں تطبیق ہوسکتی ہے، اَ احادی ث جمع سے جمع حقیقی مراد لی جائے تو کئی احادی ث کا ک لازم آئے گا۔آ میں ای مفید خاتمہ میں مسئلہ کی مزی وضا ت کی گئی ہے۔یہ ای مختصر مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ن شر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عرض مرت.

دو زوں کوا یہ وقت میں جمع کر جا ئ ہے یہ نہیں؟ احادیہ ث اور آ ثر رسے بظاہر یہ معلوم ہوت ہے کہ دونوں طرح کی احادیہ ث منقول ہیں، بعض صحیح احادیہ ث اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آ ثر رسے معلوم ہوت ہے کہ شرعی اعذار میں جمع کر جا ئ ہے، اور جمع سے مراد جمع حقیقی ہے، یعنی ای وقت میں دو زوں کو جمع کر۔ پھر جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع تقدیم اور جمع ت خیر۔ جمع تقدیم یہ ہے کہ: ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر اور مغرب کے وقت میں مغرب اور عشا کو جمع کیا جائے، اور جمع ت خیر یہ ہے کہ عصر کے وقت میں ظہر اور عصر، اور عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا جائے۔

ا ف کی بت یہ ہے کہ دونوں طرف کی احادیہ ث کو سامنے رکھا جائے تو بہتر یہ معلوم ہوت ہے کہ: ان احادیہ ث کو جمع صوری پ محمول کیا جائے، یعنی ظہر کو اپنے آ ی وقت میں ادا کر اور عصر کو اپنے اول وقت میں، اسی طرح مغرب کو اپنے آ ی وقت میں اور عشاء کو اول وقت میں ادا کر، یہ بھی ای طرح کی جمع کی شکل ہے، یہ جمع صوری ہے۔ اس میں تمام روایت میں تطبیق ہو سکتی ہے، اور اَ احادیہ ث جمع سے جمع حقیقی مراد لی جائے تو کئی احادیہ ث کا ت ک لازم آئے گا، جیسا کہ رسالہ کے مطالعہ سے واضح ہوگا۔

رسالہ کے آ میں ای مفید خاتمہ میں مسئلہ کی مزیہ وضا ت کی گئی ہے۔ اور احناف پ کئے گئے اعتراضات کے جوابت بھی مختصرا دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور ذخیرۂ آ ت و ذریعۂ ت بنائے، آمین۔ مرغوب احمد لاجپوری

[Website: DifaAhleSunnat.com]

میں نے آپ ﷺ کو . . دیکھا' زوقت پ پ ڑھتے دیکھا

(۱)......

۔(مسلم ۱۴۱۷ج۱،

:۱۲۸۹۔بخاری،

(۱٦۸۲:

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ . . دیکھا تو زکو اپنے وقت پ ہی پ ڑھتے دیکھا' سوائے دو زیں مغرب اور عشاء کے مزدلفہ میں، اور اس دن آپ ﷺ نے فجر کی زوقت (معتاد) سے پہلے پ ڑھی۔

آپ ﷺ مزدلفہ اور عرفات کے علاوہ زیں اپنے وقت پ پ ڑھتے تھے

(۲)......

۔

(ئی ص۳٦، :۳۰۱۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ز وقت پ ڑھتے تھے سوائے مزدلفہ اور عرفات کے (کہ وہاں جمع فرماتے تھے)۔

زمیں تفریط یہ کہ: اتنی تاخیر سے پ ڑھنا کہ دوسری زکا وقت آجائے

(۳)......

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(مسلم۲۳۹ج۱، 　　　:۶۸۱)

ترجمہ:......حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے (ای طویل حدیث میں) مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمای: خبردار نیند میں کوئی تفریط نہیں ہے، تفریط اس شخص کی طرف سے ہے جو ز نہ پڑھے حتی کہ دوسری ز کا وقت آجائے۔

......(۴)

(طحاوی۲۱۴ج۱، 　　　:۹۵۸)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ی کہ: ز میں تفریط (قصور) کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمای کہ: ز کو اس قدر تاخیر سے پڑھنا کہ دوسری ز کا وقت آجائے۔

حکمران ز میں تاخیر کریں، تو تم ز کو اس کے وقت پ پڑھ ی

......(۵)

(مسلم۲۳۰ج۱،

:۶۴۸)

ترجمہ:......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمای

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کہ: (اے ابوذر!) تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تمہارے حکمران ایسے ہوں گے جو ز کو اس کے وقت سے مؤ ٰ کر کے۔ یا ز کو مار کر۔ (یعنی قضا کر کے) پڑھیں گے، میں نے عرض کیا کہ: پھر میرے لئے آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ز کو اس کے وقت پ پڑھ یں، پھر اَ ان کے ساتھ بھی ز مل جائے تو پھر پڑھ یں کہ وہ تمہارے لئے ہو جائے گی۔

تشریح:...... یہ روایت مختلف الفاظ سے کی گئی ہے، ای روایت میں ہے کہ: عنقریب ایسے حکمران آ گے جو ز کو ضائع کریں گے:‘

ای روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ: میں امیر کی اطا ت کروں چاہے وہ لولا لنگڑا غلام ہی کیوں نہ ہو، اور مجھے وصیت فرمائی کہ: میں ز کو وقت پ ادا کروں:’’

’’۔

ای روایت میں ہے کہ: تمہارا کیا حال ہوگا ۔ تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو زوں کو وقت سے مؤ ٰ کریں گے:’’

ای روایت میں ہے کہ: حضرت ابوالعالیہ البراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ای دن ابن زید نے ز کو مؤ ٰ کر دی، حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ میرے پ س تشریف لائے، میں نے ان کے لئے کرسی رکھی وہ اس پ تشریف فرما ہوئے، میں نے (دوران کلام) ان سے ابن زید کی ت خیر کا ذکر کیا، انہوں نے غصہ میں اپنے دا ت کاٹ لئے اور میری ران پ ہاتھ مار کر فرمای کہ: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ز میں ت خیر کا سوال کیا تھا جیسا کہ آپ نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو انہوں نے بھی میری ران پ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے آپ کی ران پ ہاتھ مارا،اورفرما یہ تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا جیسا کہ آپ نے مجھ سے سال کیا ہے،تو آپ ﷺ نے میری ران پ مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پ مارا،اورفرما یہ کہ زکوا پنے وقت پ پڑھنا:
''

''۔

ای روای میں یہ قصہ حضرت ابوالعالیہ کا جمعہ کی ز کے .رے میں آیہ ہے،اور یہ بھی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن صامت نے میری ران پ اس طرح مارا کہ مجھے تکلیف ہونے لگی:''

''۔

(مسلم۲۳۰ج۱،

(٦۴۸:

بعی کا فقیہ کو تلاش کر کے ان کی صحبت اختیار فرما

(٦)......

-

(ابوداؤد، :۴۳۰)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس یمن تشریف لائے، میں نے فجر کی نماز میں ان کی تکبیر سنی، وہ بڑی آواز والے تھے، مجھے ایک گونہ ان سے قلبی تعلق ہوگیا، اور میں نے ان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ (ان کا انتقال ہوگیا) اور میں نے ان کو شام میں دفن کردیا۔ پھر میں نے غور کیا کہ زیادہ فقہ کو جاننے والے کون ہیں؟ پس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان کی صحبت کو لازم کرلیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ: (اے ابن مسعود!) تم کیا کروگے جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو نماز کو غیر وقت میں پڑھیں گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے ایسے وقت میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ بھی نفل سمجھ کر شریک ہوجانا۔

......(۷)

-

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۳ ج ۵، :۷۶۷۳)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ:......حضرت اسود اور حضرت علقمہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: یقیناً عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کریں گے، اور بالکل آخری جاتے وقت میں نماز پڑھیں گے، پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو کہ وہ ایسا کر رہے ہیں تو اپنی نماز (اول وقت میں) اپنے گھروں میں پڑھ لیا کرو، پھر ان کے ساتھ نفل کے طور میں شریک ہو جایا کرو۔

(۸)......

(۱۴۸۳۳:)

ترجمہ:......عنقریب ایسے حکمراں ہوں گے جو نماز کو فوت کر دیں گے اور بالکل آخری جاتے وقت میں نماز پڑھیں گے، یہ ایسے لوگوں کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی بدتر ہوں گے، جو اس کے بغیر چارہ نہ پائیں گے (مجبورا، یعنی بالکل بددل ہو کر نماز) پڑھنے والے لوگ ہوں گے، پس تم میں سے کوئی وہ زمانہ پالے تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا (پھر) ان کے ساتھ شریک ہو کر (نفل کے طور پر نماز) پڑھ لیا کرو۔

(۹)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۵ ج۵، :۷۶۷۸)

ترجمہ:......حضرت علی ازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حجاج نے عرفہ کے دن نماز میں تاخیر کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خیمہ میں نماز پڑھ لی۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۱۰)......

۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۱۹۵ج ۵، :۷۶۸۰)

ترجمہ:......حضرت عامر بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حجاج نے جمعہ کے دن نماز میں تاخیر کی تو حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا کہ: ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں، پھر مسجد آئیں۔

(۱۱)......

۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۱۹۶ج ۵، :۷۶۸۲)

ترجمہ:......حضرت محمد بن ابو اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء اور حضرت سعید بن جبیر رحمہما اللہ کو دیکھا - جبکہ ولید نے نماز میں تاخیر کی - تو انہوں نے اپنے وقت میں نماز پڑھ لی، پھر بیٹھے رہے یہاں تک کہ اس کے ساتھ پھر (نفل کی نیت سے) نماز پڑھی، اور میں نے ان حضرات کو کئی مرتبہ اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۲)......

۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۱۹۴ج ۵، :۷۶۷۵)

ترجمہ:......حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت خیثمہ رحمہما اللہ کو دیکھا کہ (حجاج ظہر کی نماز میں تاخیر کرتا اس لئے) وہ ظہر کی نماز گھر میں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پڑھ یت ، پھر حجاج کے پ س (مسجد) آتے اور اس کے ساتھ (کی سے) پڑھتے ،
(۱۳)......

(مصنف ابن ابی شیبہ۱۹۴ج ۵، :۷۶۷۶)

ت جمہ:......حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں ز ی د کے زمانۂ حکومت میں حضرت مسروق اور حضرت ابوعبیدہ رحمہما اللہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھتا تھا ، . . ظہر کا وقت شروع ہوجات تو یہ دونوں حضرات اٹھ کر اپنی ظہر پڑھ ی ت تھے ، پھر وہیں بیٹھے رہتے یہاں ت کہ (ت خیر سے) مؤذن ظہر کی اذان دیتا اور امام ن ت تو یہ اس کے ساتھ کھڑے ہوجاتے اور (کی سے) ز پڑھ ی ت تھے ، اور عصر میں بھی یہ دونوں حضرات ایسا ہی کرتے تھے۔

نوٹ:......ان تمام روایت کا حاصل یہ ہے کہ: آپ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و ت بعین رحمہم اللہ نے حکمرانوں کی اس کو ت ہی پ کہ وہ ز میں ت خیر کریں تو آپ اپنی ز صحیح وقت میں ادا کرلو ، اور ز کو وقت سے مؤ ن کر کے ضائع نہ کرو۔ حاکم کے ظلم و جور کے . . بھی ز کو مؤ ن کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ، اور نہ دو زوں کو جمع کرنے کا حکم د ی

دوسری ز کے وقت آنے ت پہلی ز کو مؤ ن کر ن قضا ہے

(۱۴)......

(طحاوی۲۱۳ ج ۱، :۹۵۷)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ت جمہ:......حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: ز اس وقت ت فوت نہیں ہوتی (یعنی قضا نہیں) ہوتی ہے ۔ ب ت کہ دوسری ز کا وقت آجائے۔

بلا عذر دو زوں کو اکٹھا کر ن کبیرہ َ ٠ ہ ہے

(۱۵)......

ـ

(ت مذی ۴۸ ج ۱، :۱۸۸)

ت جمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی عذر کے دو زوں کو اکٹھا کر کے پڑھا وہ کبیرہ َ ٠ ہوں کے دروازوں میں سے ای دروازے میں داخل ہوا۔

(۱۶)......

ـ

(مؤطا امام محمد ۱۳۲، :۵۷۲)

ت جمہ:......امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روای ت پہنچی ہے کہ: انہوں نے ہر طرف فرمان جاری کرایا تھا کہ: لوگوں کو اطلاع کر دو کہ دو زیں ای وقت میں جمع نہ کریں، ای وقت میں دو زیں پڑھنا کبیرہ َ ٠ ہوں میں سے ہے۔

(مؤطا امام محمد مترجم ص ۱۱۱، :۲۰۵)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۱۷)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۶ ج۵، :۸۳۳۷)

جمہ:......حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: بغیر عذر کے دو زوں کو جمع کر کبیرہ ہوں میں سے ہے۔

(۱۸)......

(مصنف عبدالرزاق ۵۵۲ ج۲،

:۴۴۲۲)

جمہ:......حضرت ابوالعالیہ الراحی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: جان لیجئے کہ: بغیر عذر کے دو زوں کو جمع کر کے پڑھنا کبیرہ ہوں میں سے ہے۔

(۱۹)......

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۶ ج۵، :۸۳۳۸)

جمہ:......حضرت ابوالعالیہ الراحی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: بغیر عذر کے دو زوں کو جمع کر کے پڑھنا کبیرہ ہوں میں سے ہے۔

(۲۰)......

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ت جمہ:......حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم ۔ ت سے اس بات کونہیں جا   کہ: حضر وسفر میں دو زوں کو جمع کیا جائے، سوائے عرفہ میں ظہر اور عصر کے اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۸ ج ۵،   :۸۳۴۱)

تین طرح کے ۔ ہ بڑے ہیں

(۲۱)......

۔

(بیہقی ۱۴۱ ج ۳،

:۵۵۶۰)

ت جمہ:......حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ای عامل کو لکھا کہ: تین چیزیں کبیرہ ۔ ہوں میں سے ہیں: (۱): بغیر عذر کے دو زوں کو جمع کر کے پڑھنا، (۲): لڑائی سے بھا ۔، (۳): اور لوٹنا۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا فرمان کہ دو زوں کو بلا عذر جمع کر کے نہ پڑھو

(۲۲)......

۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۷ ج ۵،   :۸۳۳۳)

ت جمہ:......حضرت اُبی بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خط پہنچا (جس میں یہ تھا کہ) دو زوں کو بغیر عذر کے جمع کر کے نہ پڑھو۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جمع صوری کے دلائل

آپ ﷺ نے سفر میں جمع صوری فرمائی

(۲۳)......

(بخاری، :۱۰۹۲)

ترجمہ:......حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع فرماتے ۔حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی ز کو مؤ کردی ،انہیں ان کی زوجہ (حضرت) صفیہ ، عبید (رضی اللہ عنہا) کی موت کی اطلاع دی گئی تھی (اور وہ ان کی تعزی کو جارہے تھے) میں نے ان سے عرض کیا کہ: ز (کا وقت ہو) انہوں نے فرمایا: چلتے رہو، (تھوڑی دی کے بعد پھر) میں نے ان سے کہا کہ: ز (کا وقت ہو) انہوں نے فرمایا: چلتے رہو، یہاں کہ انہوں نے دو تین میل سفر فرمایا، پھر سواری سے ا ے، اور ز پڑھی، پھر فرمایا: میں نے اسی طرح دیکھا کہ . نبی کریم ﷺ کو روانہ ہونے میں جلدی ہوتی تو آپ ﷺ اسی طرح کرتے تھے ۔اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: میں نے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دیکھا کہ . . نبی کریم ﷺ کوجلدی جا۔ ہوۃ تو آپ ﷺ مغرب کی زتین رکعتیں
پڑھتے ، پھر سلام پھیر دیتے ، پھر تھوڑی دیر ٹھہرتے ' پھر عشاء (کا وقت ہوۃ تو عشاء کی ز)
کے لئے اقامت کہلواتے اور عشاء پڑھتے ، اوراس کی دورکعتیں پڑھتے ، پھر سلام پھیرتے
اورعشاء کے بعد نہیں پڑھتے' یہاں۔ کہ آدھی رات کو بیدار ہوتے۔

تشریح:....... ئی شریف کی روایۃ میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی
نے آپ کو خط لکھا کہ: میں د کے دنوں میں سے آ ی دن میں ہوں اور آ ت کے دنوں
میں سے پہلے دن میں ہوں:'' ''

(ئی، :۵۸۹)

آپ ﷺ سفر میں ظہر کو مثل اول۔ مؤ فرما کر جمع صوری فرماتے

......(۲۴)

۔(مسلم، :۷۰۴)

۔جمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ . . سفر میں دو
زوں کو جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤ فرماتے یہاں۔ کہ عصر کا شروع داخل
ہوجا۔ ، پھر دونوں (ظہر اور عصر کی زوں) کو جمع فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر میں جمع صوری فرمائی اور اس کو آپ ﷺ کا عمل قرار دیہ

......(۲۵)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۱۱۰۹:　　　　(بخاری،

جمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: میں نے دیکھا کہ . نبی کریم ﷺ کو روانہ ہونے میں جلدی ہوتی تو آپ ﷺ مغرب کی زکو مؤ فرمادیتے اور عشاء کے ساتھ پڑھتے ۔حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے کہ: . ان کو روانہ ہونے میں جلدی ہوتی تو اقامت کہتے پھر مغرب کی تین رکعتیں پڑھتے، پھر تھوڑی دیر ٹھہرتے، پھر عشاء (کا وقت ہو تو عشاء کی ز کے لئے)اقامت کہتے (اور عشاء) کی دو رکعتیں پڑھتے، پھر سلام پھیرتے، اور اس کے درمیان ای رکعت بھی نہیں پڑھتے تھے، اور نہ عشاء کے بعد کوئی سجدہ فرماتے یہاں کہ آدھی رات کو قیام کرتے تھے۔

تشریح:......ان دونوں روایتوں میں صرا ہے کہ آپ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زمغرب سے فارغ ہوکر کچھ دی انتظار فرماتے تھے، اور اس کے بعد عشاء پڑھتے تھے، اس انتظار کا کوئی محمل نہیں ہوسکتا، سوائے اس کے کہ وہ عشاء کے وقت کے شروع ہونے کا یقین چاہتے تھے۔خود حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اعتراف کیا ہے کہ: اس میں جمع صوری پ دلیل ملتی ہے۔(فتح الباری ص۴۶۵ ج۲)

جمع صوری پ ’’ابوداؤد شریف‘‘ کی واضح اور صریح دو روایتیں

......(۲۶)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(ابوداؤد ص۱۷۴ ج۱، :۱۲۳۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ . سفر فرماتے تو سورج غروب ہونے کے بعد بھی سفر جاری ر ، یہاں کہ . ا ھیرا ہونے کے قری ہو جا ، تو (سواری سے) ا تے اور مغرب (کی ز) پڑھتے، پھر رات کا کھا طلب فرماتے اور تناول فرماتے، پھر عشاء (کی ز) ادا فرماتے، پھر سفر کرتے، اور فرماتے تھے کہ: رسول اللہ ﷺ بھی ایسا کرتے تھے۔

تشریح:......حضرت مولا خلیل احمد صا سہار ری رحمہ اللہ اس حدی کے ذیل میں تحری فرماتے ہیں کہ:'' ''یہ حدی جمع صوری کے بیان میں ظاہر بلکہ صریح ہے۔(ص۳۹۵ ج۵)

(۲۷)......

(ابوداؤد ص۱۷۱ ج۱، :۱۲۱۲)

ترجمہ:......حضرت فع اور حضرت عبداللہ بن واقد رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے عرض کیا کہ: ز (کا وقت ہو ی) تو آپ نے فرمای کہ: چلتے رہو چلتے رہو، یہاں کہ شفق کے غا ہونے سے پہلے کا وقت ہو ی تو آپ

(سواری سے) اترے اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی تو عشاء کی نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جس طرح میں نے کیا ہے۔

تشریح:......اس روایت میں تو بہت صراحت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے شفق کے غائب ہونے سے پہلے یعنی عشاء کے وقت سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی، پھر شفق کے غائب ہونے کا انتظار کیا، اور شفق کے غائب ہونے یعنی عشاء کے وقت کے شروع ہونے پر عشاء کی نماز پڑھی، اور اسی کو آپ ﷺ کا عمل قرار دیا۔

حدیث کے دو راویوں کا خیال احناف کے عین مطابق ہے

......(۲۸)

(بخاری، :۱۱۷۴۔

مسلم، :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت سفیان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابوالشعثاء جابر رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: وہ فرما رہے تھے کہ: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ: آٹھ رکعتیں (ظہر و عصر کی) اکٹھی پڑھیں اور سات رکعتیں (مغرب اور عشاء کی) جمع کرکے پڑھیں، (حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہیں کہ) میں نے کہا: اے ابوالشعثاء! میرا گمان یہ ہے کہ: آپ ﷺ نے ظہر کومؤ ` کیا اور عصر کو جلدی پڑھا، اور عشاء کو جلدی پڑھا اور مغرب کومؤ ` کیا، انہوں نے (یعنی حضرت ابو الشعثاء جا. رحمہ اللہ نے) فرمایا کہ: میرا بھی یہی گمان ہے۔

تشریح :...... اس روایت میں حدیث کے دو راویوں: حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ اور حضرت ابوالشعثاء جا. رحمہ اللہ کا گمان حنفیہ کے عین مطابق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمع صوری کرتے تھے

......(۲۹)

(مصنف عبدالرزاق ۵۴۹ ج ۲،

:۴۴۰۹)

ترجمہ:...... حضرت ءرحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا. اپنے علاقہ سے سفر شروع کیا، آپ اس طرح جمع فرماتے تھے کہ ظہر کومؤ ` فرماتے اور عصر کو جلدی کرتے، اور مغرب کومؤ ` فرماتے اور عشاء کو جلدی پڑھتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمع صوری کرتے تھے

......(۳۰)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں حج کے سفر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، آپ ظہر کو مؤخر فرماتے اور عصر کو جلدی پڑھتے، اور مغرب کو مؤخر فرماتے اور عشا کو جلدی پڑھتے، اور فجر کی روشنی میں ادا فرماتے۔

(طحاوی ص۲۱۵ ج۱، :۹۶۰)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ جمع صوری کرتے تھے

(۳۱)......

(طحاوی ص۲۱۵ ج۱، :۹۵۹)

ترجمہ:......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے حج کا سفر ساتھ کیا، ہم حج کے لئے جلدی (سفر میں) جارہے تھے، تو ہم ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھتے تھے، اس نماز کو (یعنی عصر کو) تھوڑا سا مقدم کرتے اور اس نماز کو (یعنی ظہر کو) تھوڑا سا مؤخر کرتے، اور ہم مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھتے، اس نماز کو (یعنی عشاء کو) تھوڑا سا مقدم اور اس نماز کو (یعنی مغرب کو) تھوڑا سا مؤخر کرتے، یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جمع صوری فرماتے

(۳۲)......

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ت جمہ:......حضرت ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی معیت میں کوفہ سے مکہ کا سفر کیا، اور ہم وفد کی شکل میں نکلے تھے تو حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی ز یں جمع کر کے پڑھیں، اس طرح جمع فرما کہ اس کو (یعنی عصر اور عشاء کو) تھوڑا سا مقدم فرما دیتے اور اس کو (یعنی ظہر اور مغرب کو) تھوڑا سا مؤ ، یہاں ت کہ ہم مکہ مہ آ گئے۔

(مصنف عبدالرزاق ۵۴۹ ج ۲،

(۴۴۰۶:

حضرت اسود اور ان کے اصحاب رحمہم اللہ سفر میں بھی جمع صوری کرتے

......(۳۳)

-

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۶ ج ۵، :۸۳۳۲)

ت جمہ:......حضرت ا اہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت اسود اور ان کے اصحاب رحمہم اللہ سفر میں ہر ز کے وقت میں ا تے' (پس رات کے وقت ا تے تو پہلے) مغرب پڑھتے، پھر رات کا کھا کھاتے' پھر کچھ د ٹھہر کر عشاء (کے وقت میں' عشاء) کی ز پڑھتے تھے۔

اس روای میں ہی جمع صوری کے قائل ہیں

......(۳۴)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۔(مسلم، :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے ظہر اور عصر، اور مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔ اور حضرت وکیع رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا: تاکہ امت پر حرج نہ ہو۔

تشریح:...... یہ روایت: ''ابوداؤد شریف'' ترمذی شریف' اور'' نسائی شریف'' میں بھی الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ آئی ہے۔

(ابوداؤد، :۱۲۱۱۔ ترمذی،

:۱۸۷۔ نسائی، :۶۰۳)

جمع حقیقی کے قائلین بھی اس حدیث کو جمع صوری ہی پر محمول کرنے پر مجبور ہیں، اسی لئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''فتح الباری'' میں اعتراف کیا ہے کہ اس روایت میں جمع صوری ہی مراد لینا بہتر ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ اس حدیث کی توجیہ کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں، اور جب اس روایت میں جمع صوری مراد لی جائے گی تو دوسری روایت کو بھی لا محالہ جمع صوری پر ہی محمول کیا جائے گا۔ (درس ترمذی ص۴۴۴ ج۱)

......(۳۵)

۔

(طحاوی ص۲۰۹ ج۱، :۹۴۵)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے

(ای مرتبہ) رخصت کی خاطر ظہر وعصر اور مغرب وعشاء (کی زوں) کو مدینہ منورہ میں جمع کر کے پڑھا، بغیر کسی خوف وعلت (و . .) کے۔

حضرت اسود رحمہ اللہ کا سفر میں بھی زکا وقت پہ پڑھنا اور جمع نہ کرن

(۳۶)......

-

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۷ ج ۵، :۸۳۳۵)

ت جمہ:......حضرت ا. اہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت اسود رحمہ اللہ سفر میں ہر ز کے وقت میں ات تے چاہے پتھر زمین پہ سفر ہو۔

(۳۷)......

-

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۷ ج ۵، :۸۳۳۶)

ت جمہ:......حضرت عمارہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت اسود رحمہ اللہ نے فرمای کہ: راہب ہوت. بھی . . زکا وقت آجائے ات واَ چہ پتھر زمین پہ ہو۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

خاتمہ…… چند مفید مبا ث

علماء نے صرا ت فرمائی ہے کہ احادی ث کے مطالعہ سے معلوم ہوت ہے کہ جمع تقدیم کی روایتیں دو، تین سے زائ نہیں، اور وہ بھی کلام سے خالی نہیں۔

جمع تقدیم کی روایتیں……پہلی روای ت

(۳۸)……

-

(ابوداؤد، :۱۲۰۸)

ت جمہ:……حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روای ت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں تشریف فرما تھے، . . سفر سے پہلے سورج ڈھل جات تو آپ ﷺ ظہر اور عصر کو جمع فرما ی ت، (اور جمع تقدیم فرماتے) اور اَ سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع فرما دیتے تو ظہر کو مؤ ٔ فرما دیتے یہاں ت کہ عصر کے لئے (سواری سے) ا ت تے (اور ظہر اور عصر اکٹھا ادا فرماتے) اور مغرب میں اسی طرح کرتے کہ اَ سفر سے پہلے سورج غروب ہو جات تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے، (اور جمع تقدیم فرماتے) اور سورج غروب ہونے سے پہلے سفر شروع فرماتے تو مغرب کو مؤ ٔ کرتے یہاں ت کہ (سواری سے) عشاء کے لئے ا ت تے پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

تشریح:……اس روای ت سے جمع تقدیم کا ثبوت ملتا ہے، یہ روای ت ضعیف ہے، چنانچہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حضرت قتیبہ کی روایت سے بھی روایت کیا ہے، اور اس کے آخر میں فرماتے ہیں:''

''۔اس میں ضعف اور شاذ کی طرف اشارہ ہے۔''

''۔(ص۳۷۶ ج۵)

امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں کہ:

''

''۔(ترمذی، :۵۵۳)

امام حاکم جن کا تساہل مشہور ہے انہوں نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، اور انہوں نے ''علوم الحدیث'' میں امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول کیا ہے کہ:''

''۔(ص۳۷۶ ج۵۔درس ترمذی ص۴۴۸ ج۱)

اس طرح کی روایتیں جہاں آئی ہیں ان میں جمع تقدیم کا ذکر نہیں ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے دو باب قائم فرما کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت فرمائی ہے، اور ان دونوں میں جمع تقدیم کا ذکر نہیں، بلکہ ان میں زوال کے بعد سفر کے وقت میں صرف ظہر کا ذکر ہے۔

(۳۹)......

۔

(بخاری، :۱۱۱۱۔

بخاری، :۱۱۱۲)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

’’ابوداؤدشریف‘‘اور’’ ئی شریف‘‘میں بھی سورج ڈھلنے کے بعدسفر کے سلسلہ میں صرف ظہر کا ذکر ہے۔

(ابوداؤد، :۱۲۱۸۔

ئی، :۵۸۷)

’’مسلم شریف‘‘ میں غزوۂ تبوک کے ہی حوالہ سے یہ روا۔ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے،اس میں بھی جمع تقدیم کا ذکرنہیں، بلکہ صرف جمع کا ذکر ہے۔

(۴۰)......

۔

(مسلم، :۷۰۶)

(۴۱)......

۔

(مسلم، :۷۰۵)

حضرت جا. رضی اللہ عنہ سے بھی غزوۂ تبوک کے حوالہ سے یہ روا۔ مروی ہے:

(۴۲)......

۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۰ ج۵، :۸۳۱۳)

جمع تقدیم کی دوسری روا۔ :

(۴۳)......

۔(مسند احمد ص ۳۶۷ ج ۱، :۳۴۸۰)

جمہ:......حضرت عکرمہ اور حضرت کر ۔ رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمای کہ: کیا میں تمہیں آپ ﷺ کی سفر کی ز کے رے میں نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتلایئے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمای کہ: نبی کریم ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی منزل ہی پ سورج ڈھل جا تو سفر سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع فرما ی ،(یعنی جمع تقدیم فرما ی)اور اَ سفر سے پہلے سورج ڈھل نہ جا تو آپ سفر شروع فرمادیتے، یہاں کہ عصر کا وقت قری ہو تو (سواری سے) ا کر ظہر اور عصر کو جمع فرماتے، اور مغرب کے وقت میں سفر سے پہلے سورج غروب ہوجا تو مغرب اور عشا دونوں کو جمع فرماتے،(یعنی جمع تقدیم فرماتے) اور اَ سفر سے پہلے سورج غروب نہ ہو تو سفر شروع فرمادیتے اور عشاء کے قری (سواری سے) ا کر مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔

تشریح:...... اس روای سے بھی جمع تقدیم کا پتہ چلتا ہے، یہ روای بھی ضعیف ہے، اس کی سند میں: حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس ہاشمی مدنی ہے، جس پ کتب اسماء الرجال میں شدی ح ہے۔ حضرت ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ضعیف ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ان کی احادی ہیں۔ حضرت علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ان کی احادیث چھوڑ دی گئی ہیں۔حضرت ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مضبوط نہیں۔ امام ئی رحمہ اللہ اسے متروک فرماتے ہیں۔
(میزان الاعتدال ص ۵۳۷ ج ۱۔توضیح السنن ص ۵۱۳ ج ۲)

جمع تقدیم کی تیسری روایت:

......(۴۴)

۔

(توضیح السنن شرح آثار السنن ص ۵۱۰ ج ۲،　　:۸۵۲)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ . . سفر میں ہوتے اور سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے پھر (آگے کا) سفر (شروع) فرماتے۔

تشریح:......اس روایت سے بھی جمع تقدیم کا ثبوت ملتا ہے، علامہ نیموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ روایت محفوظ نہیں۔امام ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث کو کر کے فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث راویوں کے تقابل کے اعتبار سے ہے۔(توضیح السنن ص ۵۱۱ ج ۲)

نوٹ:......ان روایتوں سے جمع تقدیم کا ثبوت بظاہر مشکل ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جمع ۔ خیر کی روایتیں

......(۴۵)

۔

(مسلم، :۷۰۳)

۔ جمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ۔ ۔ انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو شفق کے غا ۔ ۔ ہونے کے بعد جمع کر کے پ ڑ ھتے، اور فرماتے کہ: رسول اللہ صلی اللہ کو بھی ۔ ۔ سفر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔

......(۴۶)

۔(مسلم، :۷۰۴)

۔ جمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ ۔ ۔ سفر میں دو زوں کو جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤ ۔ فرماتے یہاں ۔ کہ عصر کا شروع داخل ہوجا ۔، پھر دونوں (ظہر اور عصر کی زوں) کو جمع فرماتے۔

تشریح:...... یہ روا ۔ جمع صوری پ بھی محمول کی جا سکتی ہے، اس طرح کہ عصر کا شروع وقت مثل اول سمجھا جائے، تو ظہر کو مثل اول میں پ ڑ ھتے پھر عصر کو، احناف بھی اس کو جا ۔ کہتے ہیں۔

......(۴۷)

(مسلم، :۷۰۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ کو سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے شروع وقت مؤ فرماتے، پھر دونوں (ظہر اور عصر کی زوں) کو جمع فرماتے، اور مغرب کو مؤ فرماتے یہاں کہ اس کو اور عشاء کو شفق کے غا ہونے کے بعد جمع فرماتے۔

(۴۸)......

۔(ابوداؤد، :۱۲۱۵)

ترجمہ:......حضرت جا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ مکہ میں تشریف فرما تھے اور سورج غروب ہو، (آپ نے مغرب کی زنہیں پڑھی، اور مقام) سرف جا کر (عشاء کے ساتھ) جمع فرمائی۔

(۴۹)......

۔(ابوداؤد، :۱۲۱۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: سورج غروب ہو اور میں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پ س تھا، پس ہم روانہ ہوئے اور ۔ ہم نے دیکھا کہ رات ہوگئی تو ہم نے ان سے زکے لئے کہا، وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی اور ستارے چمکنے لگے، آپ اترے اور دونوں زوں کو جمع کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ: آپ ﷺ کو جلدی ہوتی تو اسی طرح ز پڑھتے جس طرح میں نے پڑھی۔ راوی فرماتے ہیں کہ: دونوں زوں کو رات شروع ہونے کے بعد جمع کرتے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس کو حضرت عاصم بن محمد رحمہ اللہ نے بواسطہ اپنے بھائی (عمرو بن محمد) وایت سالم روایت کیا ہے، اور ابن ابی نجیح نے اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ذویب سے روایت کیا ہے کہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے شفق غائب ہونے کے بعد دونوں زیں پڑھیں۔

نوٹ:......ان روایت سے جمع تاخیر کا ثبوت ملتا ہے، ان روایت کو جمع صوری پر محمول کر لیا جائے تو کسی حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، ورنہ بیشمار روایت میں تعارض واقع ہوگا، اور جہاں حدیث میں: شفق کے بعد یا ستارے چمکنے کے بعد یا رات میں جمع کے الفاظ آئے ہیں، ان روایت کو بعض ان روایت پر قیاس کر کے جن میں شفق سے پہلے مغرب اور پھر انتظار کر کے عشاء کی صراحت ہے پر قیاس کر لیا جائے تو کئی روایتیں بے غبار ہو جائیں گی۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مطلق جمع کی روایتیں

(۵۰)......

۔(بخاری،　　　　:۱۱۰۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کو جمع فرماتے۔ سواری پر سفر فرماتے، اور مغرب و عشاء کو جمع فرماتے۔

(۵۱)......

۔

(بخاری،　　　　:۱۰۹۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کو سفر میں جلدی روانہ ہونا ہوتا تو مغرب کو مؤخر فرما دیتے یہاں تک کہ اس کو عشاء کے ساتھ جمع فرماتے۔

حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر میں جلدی روانہ ہونا ہوتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔

(۵۲)......

۔

(بخاری،　　　　:۱۱۰۸)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ سفر میں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔

......(۵۳)

(مسلم، :۷۰۶)

ترجمہ:......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لئے نکلے، آپ ﷺ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

......(۵۴)

(مسلم، :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے سفر میں زوں کو جمع کر کے پڑھا، آپ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔

......(۵۵)

(مسلم، :۷۰۵)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد ہمیں وعظ فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور ستارے روشن ہوگئے، لوگ نماز نماز کہہ کر پکارنے لگے، (راوی) فرماتے ہیں کہ: بنوتمیم کا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بغیر دم لئے اور بغیر رکے مسلسل نماز نماز کی رٹ لگاتا رہا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری ماں مرجائے کیا تو مجھے سنت سکھاتا ہے، پھر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا تو انہوں نے (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی) بات کی تصدیق فرمائی۔

......(۵۶)

۔(ابوداؤد، :۱۲۰۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں کبھی بھی مغرب اور عشاء کو جمع نہیں فرماتے تھے، سوائے ایک مرتبہ کے۔

......(۵۷)

۔

(ابن ماجہ، :۱۰۶۹)

ترجمہ:......حضرت مجاہد، حضرت سعید بن جبیر، حضرت عطاء بن ابی رباح اور حضرت طاوس

[Website: DifaAhleSunnat.com]

رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتلایا کہ: رسول اللہ ﷺ سفر میں مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے بغیر کسی عجلت اور بغیر کسی دشمن اور بغیر کسی خوف کے۔

......(۵۸)

-

(طحاوی ص۲۰۶ ج۱، :۹۳۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ سفر میں دو زوں کو جمع فرماتے تھے۔

......(۵۹)

-

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۵ ج۵، :۸۳۲۹)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن ہ کی روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنوالمصطلق میں دو زوں کو جمع فرمایا۔

......(۶۰)

-

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۲ ج۵، :

۸۳۱۸)

ترجمہ:......حضرت ءرحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما طائف کے سفر سے واپس تشریف لائے تو آپ نے مغرب کو موٴ کیا، پھر (سواری سے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ا ے)اور عشاء و مغرب کو جمع فرمایا۔

(۶۱)......

ـ

جمہ:......حضرت حبیب بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں صحبت کا شرف ہے،آپ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرتے تھے۔

(۶۲)......

ـ

جمہ:......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت اسامہ بن زی اور حضرت سعید بن زی رحمہما اللہ کے ساتھ سفر کیا (تو میں نے دیکھا کہ)وہ دونوں حضرات ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرتے تھے۔

(۶۳)......

ـ

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۳ ج۵، :

۸۳۲۰/۸۳۲۱/۸۳۲۲)

جمہ:......حضرت عبد الجلیل بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت جا. بن زی رحمہ اللہ کے ساتھ سفر کیا، (تو میں نے دیکھا کہ) آپ دو زوں کو جمع کرتے تھے۔

(۶۴)......

ـ

ترجمہ:......حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ءرحمہ اللہ سے سفر میں ظہر اور مغرب کی تاخیر کے بارے میں سوال کیا، تو وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

......(٦٥)

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۵ ج۵، :

۸۳۲۸/۸۳۲۷)

ترجمہ:......حضرت زید ابواسامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سفر میں مغرب کی تاخیر اور عشاء کو جلدی پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، تو وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ:......ان تمام روایتوں میں جمع صوری مراد لینے میں کوئی امر مانع نہیں، اس لئے کہ ان میں جمع کی صراحت ہے، تاخیر یا تقدیم کا کوئی ذکر نہیں، اس لئے یہ تمام احادیث حنفیہ کے خلاف نہیں ہوسکتیں، اس لئے کہ ان میں جمع کا ذکر ہے، اور ہم کہتے ہیں کہ: ظہر کو اپنے آخری وقت میں اور عصر کو اپنے اول وقت میں پڑھا، اسی طرح مغرب کو اپنے آخری وقت میں اور عشاء کو اپنے اول وقت میں پڑھا۔

علامہ عثمانی رحمہ اللہ کی جمع صوری مراد لینے پر ایک بہت لطیف وجہ

علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ نے جمع صوری مراد لینے پر ایک بہت لطیف وجہ بیان فرمائی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: احادیث میں جہاں کہیں جمع بین الصلوتین کا ذکر آیا ہے وہاں جمع بین الظہر والعصر ہوا ہے، یا بین المغرب والعشاء، ان کے علاوہ کسی بھی دو نمازوں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

میں نہ جمع ثابت ہے اور نہ کوئی اس کے جواز کا قائل ہے، چنانچہ ائمہ ثلاثہ بھی انہی دو نمازوں کے درمیان جمع کے قائل ہیں، فجر اور ظہر، عصر اور مغرب، عشاء اور فجر کے درمیان جمع کرنا کسی کے نزدیک جائز نہیں، اور نہ ہی کسی روایت سے ثابت ہے، اب اگر جمع حقیقی مراد لی جائے تو اس تفریق کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ ظہر وعصر کو جمع کرنا تو جائز ہو، لیکن عصر اور مغرب کو جمع کرنا جائز نہ ہو۔ البتہ اگر جمع صوری مراد لی جائے اس کی معقول وجہ سمجھ میں آتی ہے، اور وہ یہ کہ فجر اور ظہر میں جمع صوری اس لئے ممکن نہیں کہ بیچ میں ایک طویل وقت مہمل حائل ہے، اور عصر ومغرب اور عشاء وفجر میں جمع صوری اس لئے ممکن نہیں کہ عصر اور عشاء کے آخری اوقات مکروہ ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جمع بین الصلوتین پر عمل فرمایا ہے وہ جمع صوری تھی نہ کہ جمع حقیقی، ورنہ وہ تمام نمازوں میں ہوتی۔ (درس ترمذی ص۴۴۴ ج۱)

جمع بین الصلوتین کے بارے میں ائمہ کے مسالک اور ان کی شرطیں

اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوتین جائز نہیں، البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں جمع بین الصلوتین جائز ہے۔ پھر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر اور مطر (یعنی بارش) عذر ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک مرض (بیماری) بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام شافعی رحمہ اللہ پوری مقدار سفر کو عذر قرار دیتے ہیں، جبکہ امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ: جمع بین الصلوتین صرف اس وقت جائز ہے جب مسافر حالت سیر میں ہو، اور اگر کہیں ٹھہر گیا، خواہ ایک ہی دن کے لئے ہو تو وہاں جمع جائز نہیں، بلکہ امام مالک رحمہ اللہ کی ایک روایت یہ ہے کہ مطلق حالت سیر بھی کافی نہیں، بلکہ جب کسی وجہ سے تیز رفتاری ضروری ہو تب جمع جائز

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہوگی ورنہ نہیں۔

پھران حضرات کے نزدیک جمع تقدیم بھی جائز ہے اور جمع تاخیر بھی۔جمع تاخیر کے لئے ان کے نزدیک شرط یہ ہے کہ پہلی نماز کا وقت گذرنے سے پہلے پہلے جمع کی کرلی ہو،اور جمع تقدیم کے لئے شرط یہ ہے کہ پہلی نماز ختم کرنے سے پہلے پہلے جمع کی کرلی ہو،اس کے بغیر جمع جائز نہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جمع بین الصلوتین حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے،اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں،اوراس میں عذر کے پائے جانے کا بھی کوئی اعتبار نہیں،البتہ جمع صوری جائز ہے،جسے ''جمع فعلی'' بھی کہتے ہیں۔

جمع صوری پر کئے اعتراضات اوران کے جوابات

جمع صوری پر چنداعتراضات کئے گئے ہیں:

(۱)......جمع صوری پر جمع کا اطلاق ہی درست نہیں،کیونکہ اس میں ہر نماز اپنے وقت پر ادا کی جاتی ہے،لہذا جمع بین الصلوتین کی روایت کواس پر محمول کرنا ایک دورکی تاویل ہے۔

جواب:......اس کا جواب یہ ہے کہ:جمع بین الصلوتین پر جمع صوری کا اطلاق خود آپ ﷺ کے کلام مبارک سے ثابت ہے''ترمذی شریف'' کی ایک طویل روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ نے حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

......(٦٦)

-

(ترمذی، (۱۲۸:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ:......پس اگر تمہیں طاقت ہو کہ ظہر کو مؤخر کرو اور عصر کو جلدی پڑھو، پھر غسل کرو۔ جب تم پاک ہو جاؤ (یہ حیض سے پاک ہونے کا غسل تھا) اور ظہر اور عصر دونوں کو ساتھ پڑھو، پھر مغرب کو مؤخر کرو اور عشاء کو مقدم کرو، پھر غسل کرو اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھو۔

تشریح:......اس روایت میں آپ ﷺ نے صراحۃً جمع بین الصلوتین پر جمع صوری کا اطلاق فرمایا ہے۔ محدثین نے باب ہی ان الفاظ سے قائم فرمائے ہیں:

(۱)......ترمذی،

۔۱۲۸:

(۲)......ابوداؤد،

۔۲۹۴:

(۳)......نسائی،

۔۳۶۰:

(۲)......ایک اعتراض یہ ہے کہ: جمع بین الصلوتین کا منشاء آسانی پیدا کرنا ہے اور جمع صوری میں کوئی آسانی نہیں، بلکہ مشکل ہے کیونکہ اوقات کی تعیین کا اہتمام ہر ایک سے نہیں ہوسکتا۔

جواب:......اس کا جواب یہ ہے کہ: جمع صوری میں بھی بہت آسانی ہے، کیونکہ مسافر کو اصل دشواری بار بار اترنے پڑھنے اور وضو کرنے میں ہوتی ہے، اور جمع صوری میں اس دشواری کا سد باب ہوجاتا ہے۔ (درس ترمذی ص۴۴۷ ج۱)

رہا اوقات کی تعیین کا مسئلہ تو آج کے دور میں وقت معلوم کرنے کے اسباب و ذرائع نے اس دشواری کو بالکل منقطع کر دیا ہے، ہر گھر نہیں ہر ہاتھ میں گھڑی، ہر فون میں گھڑی۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]